Day: Date:

سوال اسلام سے کیا مراد ہے، اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں؟

Start with the summary of the answer as introduction

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں استعمال کیا ہے جب اسلام لفظ کا استعمال ہو تو اس مراد ظاہری اعمال ہیں یعنی رسول جتنی تعلیمات لے کر آئے ان پر عمل کرنا اور ان کے اظہار کرنے کو اسلام کہتے ہیں (نماز روزہ زکوٰۃ حج وغیرہ)

**اسلام کے لغوی معنی** اطاعت کرنا کے ہیں۔

"س، ل، م" یہ الفاظ جس لفظ میں آ جائے اسکے معنی امن سلامتی یا سپرد کرنا کے ہوتے ہیں۔

**اسلام کے اصطلاحی معنی** اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہو جانا کے ہیں۔

یا

اپنی خواہشات کو اللہ کے تابع کر دینا کے ہیں

**اسلام کے معنی شریعت کے مطابق** اپنی رضامندی سے اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا اسلام کہلاتا ہے۔

**اللہ سبحان تعالیٰ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 2 میں فرماتے ہیں**

"دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں"

Scanned with CamScanner

Day:

اسی طرح آپ نے فرمایا

"کہ اللہ اور اُسکے رسول کی گواہی دینا پھر ارکان کو قائم کرنا اور عمل کرنا ایمان کہلاتا ہے۔"

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا

"ایک مومن اور کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔"

اسی طرح ڈاکٹر حمید اللہ نے اسلام کی تعریف کرتے ہوئے کہا

"کہ اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو نبی پر نازل ہوا۔"

امام غزالی کہتے ہیں

"اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کا نام ہے۔"

مولانا صدر الدین اصلاحی اپنی کتاب "اسلام ایک نظر میں" لکھتے ہیں۔

اسلام ہمارے عقائد اور عبادت کے مجموعے کا نام ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق

اسلام تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے خدا کی

Scanned with CamScanner
CamScanner

Date:

Day:

وحدانیت کا اقرار کرنا پھر رسول کی گواہی دینا پھر مسلم ثقافت پر عمل کرنا اسلام کہلاتا ہے۔

اوپر دی گئی تمام تعریفوں سے ظاہر ہوتا ہے اسلام ایک عالمگیر دین ہے جو اللہ کی طرف سے حضرت محمدؐ کے ذریعے انسانوں تک پہنچائی گئی اور آخری الہامی کتاب قرآن مجید کی تعلیمات پر قائم ہے۔

## اسلام کی نمایاں خصوصیات

۱۔ **توحید کا منفرد تصور:-** اسلام توحید کا ایک منفرد تصور پیش کرتا ہے۔ یعنی اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ کی گواہی دینا اور اسکے رسول محمدؐ کی گواہی دینا لازمی ہے۔

**اللہ سبحان تعالیٰ سورہ اخلاص میں فرماتے ہیں**

"اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اسکی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔"

یعنی اللہ کی واحدانیت کی گواہی دینا لازمی ہے اُس کی یکتائی کا اقرار ضروری ہے۔ مختلف مذاہب اللہ کی یکتائی کا اقرار نہیں کرتے۔ یہودی حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ دین اسلام پورا کا پورا

Day: Date:

عقیدہ توحید کے گرد گھومتا ہے۔ عقیدہ توحید اسلام کی اساس ہے ہمارے تمام عقائد عقیدہ توحید کی وجہ سے ہیں۔ ہماری تمام عبادات اللہ کی وجہ سے ہیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں

ایاک نعبد وایاک نستعین

ہماری مختلف رسومات بچے کی پیدائش سے انسان کے مرنے تک سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں ہمارے نظام بھی اللہ ہی کی طرف سے ہیں جیسے خلافت کا نظام، سورۃ کا نظام، الفاظ کا نظام وغیرہ۔ عقیدہ توحید پورا کا پورا اللہ کے گرد گھومتا ہے

علامہ شبلی نے اپنی کتاب "سیرت النبی" میں آپ کی دو حدیث لکھی

(i) "توحید اسلام کا پہلا سبق ہے"

(ii) "اسلام ایک قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعہ میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے"

(سیرت النبی)

Use more elaborate, self explanatory and relevant headings

2- عقیدہ رسالت:

عقیدہ رسالت ہمارے علم کا دوسرا اہم جز ہے یہ عقیدہ نامکمل ہے جب تک ہم اس میں ختم نبوت کو شامل نہ کریں

Day:
Date:

اللہ سبحان تعالیٰ سورہ احزاب کی آیت ۴۰ میں فرماتے ہیں۔

"محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہے آپ خاتم النبی ہے۔"

اسی طرح آئین پاکستان کی دوسری الترمیم ختم نبوت کو واضح کرتے ہوئے لکھتی ہے

جو کوئی ختم نبوت نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا

آپ ہمارے رول ماڈل ہے نبوت ملنے کے بعد پیغمبر نے کہا تھا:

"بیشک مجھے انسانیت کی جانب ایک معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

ہمیں آپ کی ذات سے فوائض بھی ملتے ہیں شریعت کے بنیادی ذرائع ہے

(ا) قرآن (ii) سنت (iii)

اللہ سبحان تعالیٰ سورہ نجم کی آیت 3 اور 4 میں فرماتے ہیں

"نبی کبھی خود سے بات نہیں کرتے وہ ہمیشہ الٰہی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو اللہ کے احکامات ہوتے ہیں۔"

اس آیت میں قریش مکہ کے خیالات کی تردید کی گئی ہے جو کہتے تھے نبی پاک خود سے باتیں گھڑ آتے ہیں

Day: Date:

4

3- اسلام میں انسان کا مقام

اللہ نے اس سرزمین
پر انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے اللہ نے فرشتوں
میں انسان کو عزت سے نوازا اور فرشتوں سے کہا
کہ میں زمین میں بنا کر بھیجنے والا ہے۔ تو فرشتوں
نے جواب دیا کہ آپ ایسا لوگ بنانے والے ہے
جو زمین میں فساد کرے تو اس کے جواب
میں اللہ نے فرمایا

"اللہ نے فرشتوں سے کہا تھا جو میں جانتا ہو
وہ تم نہیں جانتے" (2:30)

جب اللہ نے اولاد آدم کو ~~عزت~~ بنایا تو عزت بھی عطا کی
اللہ سبحان تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل کی آیت
نمبر 70 میں فرماتے ہیں

"کہ ہم نے اولاد آدم کو عزت عطا کی"

اللہ نے مذکورہ بالا آیت میں کسی مرد و عورت کا ذکر
نہیں کیا بلکہ اللہ نے اولاد آدم کا ذکر کیا ہے

انسان کو احسن تقویم بنایا
سورہ طین آیت 4

Keep the description of a single heading brief and increase the number of arguments instead of

Day: Date:

۴۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

اسلام ہمیں زندگی کے
ہر حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے مثال کے طور پر
اسلام انفرادی زندگی میں سکھاتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی
بچے کے کان میں آذان دینا سنت ہے اور پھر 7
دن کا ہونے پر عقیقہ کرنا اور سر کے بال اتارنا
سنت ہے

اور فرمایا

"بچے کی پہلی درس گاہ ماں ہے"

بچے کی معاشرتی تعلیم کے لیے حکم دیا جب 7
سال کا ہو جائے تو سیر جائے تاکہ بچہ جان سکے معاشرے
میں کیسے رہے۔

اسلام انسان کی کردار سازی اور تعلیم
کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے

آپ نے فرمایا

"تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

اسلام انسان کو ذریعہ معاش کی بھی تعلیم دیتا ہے

اللہ سبحان تعالیٰ سورہ اعراف کی آیت 10
میں فرماتا ہے

"ہم نے زمین، آسمان میں تمہارے لیے مواقع رکھے"

اسلام ایک نسل سے دوسری نسل تک ہدایت رہا ہے

One reference Is enough for a single argument

Scanned with CamScanner

Day: Date:

سماجی نظام بنائے ہمسائے کے حقوق کی خاص تاکید کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کہ حضرت جبرائیلؑ نے مجھے ہمسائے کے حقوق کی ہدایت کی مجھے لگا کہ وراثت میں حصہ ہی نہ دینا پڑے۔"

## 5- اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے

انسانیت سے مراد بغیر کسی تفریق کے تمام لوگوں سے محبت کرنا، خیال کرنا اور انسانی حقوق پورے کرنا انسانیت کہلاتا ہے۔ 21 صدی میں احساس ہوا کہ انسانی حقوق ہی تو جانوروں کے حقوق کے لیے کام کرنا بھی انسانیت ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے کام کرنا انسانیت ہے۔

انسانیت صرف انسانی حقوق کا نام نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق ماحولیاتی تحفظ بھی ضروری ہے۔

"کسی گورے کو کسی کالے پر کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں"

اسلام نے سب کو برابر قرار دیا ہے۔ اسلام کی نظر میں امیر غریب کالے گورے سب کو برابر قرار دے کر انسانیت کو فروغ دیا ہے۔

Day:
Date:

# ۶- اسلام ایک الہامی نظام حیات

## اسلام کی خصوصیات

ایک یہ بھی ہے کہ یہ ایک الہامی نظام حیات پیش کرتا ہے جو انسانی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ربانی ہدایت پر مبنی ہے دنیا میں مختلف نظام انسانی کوششوں کا نتیجہ ہے لیکن یہ نظام جزوی اور وقتی ہے۔ لیکن اسلام کسی ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ اس خالق کی طرف سے آیا ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ جو ماضی حال مستقبل سے باخوبی آگاہ ہے۔

یہ دنیا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ اس کا ایک خالق ہے جس نے انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ اس خالق نے اس کائنات میں انسان کی مادی اور روحانی ضروریات کی تکمیل کے لیے سامان بھی مہیا کیا ہے۔ اسی مقصد کے لیے اللہ نے بار بار اپنے نبی اور رسول بھیجے جو اللہ کے احکامات کی روشنی میں انسان کو راستہ دکھائے۔ قرآن میں اس کو اللہ سبحان تعالیٰ کا بڑا احسان قرار دیا ہے

اور سورہ آل عمران میں فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان میں انھی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انھیں آیات پڑھ کر سناتا ہے ان کا تزکیہ کرتا ہے انھیں کتاب حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

Day: ________ Date: ________

اسلامی کی یہی خصوصیات اسے باقی مذاہب سے ممتاز کرتی ہے کہ اس نظام میں کسی کے لیے اپنی طرف سے کسی بات کو بڑھانے کی گنجائش نہیں۔

**اللہ سبحان تعالیٰ سورہ آل عمران میں فرماتا ہے**

"اور ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اپنی زبان کو توڑ مروڑ تا ہے کتاب کو پڑھتے ہوئے تاکہ تم سمجھو کہ وہ کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ پر جانتے بوجھتے جھوٹ باندھتے ہیں۔" (78)

## 7- ایمان اور نفس کی اصلاح

اسلام کی ساتویں خصوصیات ایمان ہے ایمان ایک خدا پر اس کے رسولوں پر اور زندگی کے بعد موت پر۔ نبی نے انسانوں کو ایک نیا ایمان دیا۔ اور زندگی کے ہر شعبے کو تبدیل کر دیا انسان پر کسی جبر کی ضرورت نہیں رہی ہر انسان اپنا خود محاسب بن گیا اسی ایمان کا کرشمہ ہے کہ ایک انسان آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہتا ہے "یا رسول اللہ میں زنا کا مرتکب ہوا ہوں۔ مجھ پر حد نافذ کیجیئے"۔

یہ ایمان کا حصہ ہے کہ ایک شخص کو کفری کا تاج ملتا ہے اور وہ اسے بیت المال میں جمع کر

Day: Date:

ڈبو دیا ہے۔ اور اپنی ایمان کا نتیجہ ہے کہ جب شراب کی ممانعت کا حکم آیا تو جن کے شراب کے کفار بار تھے انہوں نے اپنے شراب کے مشکیزے توڑ دیے۔

## 8- دین و دنیا کی وحدت

اسلام نے دین و دنیا کی مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا جو مختلف مذاہب میں رائج ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسانی دنیاوی زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ لیکن ترک دنیا کی مخالفت کرتا ہے

آپؐ نے فرمایا

"اسلام میں ترک دنیا کا کوئی مقام نہیں"

اسلام نہ صرف ترک دنیا کی مخالفت کرتا ہے بلکہ ان اعمال کو جنہیں دنیا عام طور پر مادی اور دنیاوی سمجھتی ہے مثلاً رزق فکر عیال اسلام نے باعث اجر ثواب بنایا ہے

حدیث مبارکہ ہے

"جو شخص والدین کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے جو اہل و عیال کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کے لیے کام کرتا ہے جو اپنی ذات کو فقر و فاقہ سے بچانے کے لیے کام کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے"

Day: Date:

# اللہ سبحان تعالیٰ سورہ القصص کی آیت 77 میں فرماتے ہیں

"اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولیں"

اسلام یہ بتاتا ہے کہ دنیوی اور آخروی زندگی دونوں کی اصلاح ضروری ہے ان میں سے کسی کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے اللہ نے یہ دعا سکھائی۔

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا"

سورہ البقرہ 201

## 9- انفرادیت یا اجتماعیت

اسلام انفرادیت

اور اجتماعیت کے درمیان توازن قائم کرتا ہے وہ انسان کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے ان کی شخصیت کی نشوونما کا مواقع فراہم کرتا ہے

اللہ سبحان تعالیٰ سورہ الزلزال میں فرماتا ہے:

پس جس نے ذرہ بھر بھلائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

(7-8)

اسلام ساتھ ساتھ افراد کی اجتماعی احساس پیدا کرتا ہے انسان کو حکم دیتا ہے کہ وہ معاشرے کی بھلائی

کے لیے کام کرے۔ معاشرے سے الگ تھلگ رہنے کو
اسلام پسند نہیں کرتا نماز کے لیے حکم دیا کہ جماعت
ہو کر ادا کرو۔

حدیث مبارکہ ہے

"مل جل کر رہو ایک دوسرے سے مت کٹو (دوسروں)
کے لیے آسانی پیدا کرو مشکلات پیدا نہ کرو۔"

## ۱۵۔ مکمل توازن:-

اسلام کی نمایاں خوبی ہے
کہ اس میں مکمل توازن پیدا کیا گیا ہے۔ تاریخ کے مختلف
کتابوں میں کسی نے روحانی پہلوں پر زور دیا تو مادی
پہلوں کو نظرانداز کر دیا اور کسی نے مادی پہلوں پر توجہ دی
تو اخلاقی پہلوں کو چھوڑ دیا۔ کسی نے ترک دنیا کی تعلیم دی
کسی نے دنیا میں کھو جانے کی [illegible] انسان جس چیز میں
ناکام رہا وہ حقیقی توازن ہے
وحی کے ذریعے حدود معلوم
ہو جاتی ہے جن کی بنا زندگی میں توازن قائم ہو سکتا
ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"ہم نے اپنے رسول کو واضح نشانیاں دے کر بھیجے۔ اور
ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا تاکہ لوگ
انصاف پر قائم۔"

سورہ الحدید 25

Day: Date:

اسلام نے دین اور دنیا کے درمیان توازن قائم کیا ہے اور کسی ایک کو بھی نظرانداز نہیں کیا ہے اسی طرح اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے درمیان بھی توازن قائم کیا ہے

## آپ کا ارشاد ہے

"میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عائلی زندگی بھی گزارتا ہوں۔ اس اللہ سے ڈرو تمہارے نفس کا تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے تمہارے اہل عیال کا تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے ہر حق کو اس کا حق دار کو دو۔ (میری ہدایت یہ ہے کہ) روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سویا بھی کرو۔"

End with conclusion

Scanned with CamScanner